بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۶ | ۱۹ نبوت ۱۳۳۲ ھش - ۱۹ نومبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۹۳

سرحد کے وزیراعظم سردار عبدالرشید کو پشاور یونیورسٹی کا چانسلر منتخب کرلیا گیا

پشاور ۱۸ نومبر۔ آج صبح سرحد اسمبلی نے پشاور یونیورسٹی کے قانون میں ایک ترمیم منظور کرلی۔ اس ترمیم کے ذریعہ سرحد کے وزیراعظم سردار عبدالرشید کو یہ اختیار دیا گیا ہے۔ کہ فی الحال وہ یونیورسٹی کے چانسلر کا عہدہ منظور کرلیں۔ یہ ترمیم ایوان کے حزب مخالف کے نائب لیڈر نے پیش کی اور اسے متفقہ طور پر منظور کرلیا گیا۔ یاد رہے کہ اس سے یہ تجویز کی گئی تھی۔ کہ یونیورسٹی کے موجودہ چانسلر خان عبدالقیوم خاں کی عدم موجودگی میں سردار عبدالرشید پرو چانسلر کے طور پر کام کریں لیکن یہ تجویز مسترد کردی گئی۔

جکارتا ۱۸ نومبر۔ جنوب مشرق ایشیا کے برطانوی کمشنر جنرل مسٹر مالکم میکڈانلڈ کل صبح ایک غیر سرکاری دورے کے سلسلے میں یہاں پہنچے۔

فیڈرل کورٹ نے فیصلہ محفوظ رکھا

کراچی ۱۸ نومبر۔ فیڈرل کورٹ نے مقدمہ سازش راولپنڈی کے دو ملزموں یعنی میجر جنرل اکبر خاں اور فیض احمد فیض کی درخواست پر اپنا فیصلہ محفوظ رکھا ہے۔ درخواست میں فوجی عدالت کے فیصلہ کے خلاف اپیل کرنے کی اجازت مانگی گئی ہے۔

امریکہ کشمیر کے متعلق پاکستان اور بھارت میں مستقل سمجھوتہ کرانے کی ہمیشہ کوشش کرتا رہیگا

علی نصرو گفت وشنید میں کامیابی کی توقع - امریکی سفیر کا بیان

ڈھاکہ ۱۸ نومبر۔ امریکی سفیر متعینہ پاکستان مسٹر ہورس ہیلڈریتھ نے کہا ہے۔ کہ امریکہ کشمیر کے متعلق پاکستان اور بھارت کے درمیان مفاہمت، سمجھوتہ کرانے اور اختلافات کو ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا رہیگا۔ آپ نے یہاں ایک تقریر کے دوران میں یہ امید ظاہر کی۔ کہ دونوں ملکوں کے وزراء اعظم کے درمیان اس مسئلہ کے متعلق جو براہ راست گفتگو شروع ہے۔ وہ کامیاب ثابت ہوگی۔ اور کوئی نہ کوئی سمجھوتہ ہوجائیگا۔ آپ نے اس امر پر زور دیا۔ کہ سمجھوتہ ایسا ہونا چاہیئے۔ جو دونوں فریقوں کے لئے قابل قبول ہو۔ اور مستقل طور پر کشمیر کی وادی میں امن وامان کی فضا پیدا کرنے کا موجب ہو۔

لاہور ۱۸ نومبر۔ لاہور کارپوریشن نے صوبائی حکومت سے درخواست کی ہے۔ کہ صوبہ میں کراچی کے اخبار ڈان کا داخلہ بند کردیا جائے۔ یہ تجویز کارپوریشن کے اجلاس میں مہر خدا بخش نے پیش کی۔ اور ۶ کے مقابلہ میں ۱۳ ووٹوں سے منظور ہوگئی۔

امریکہ اور پاکستان کے درمیان فوجی معاہدہ کی خبروں پر بھارت کی تشویش

بھارتی سفیر مقیم واشنگٹن کی مسٹر ڈلس سے ملاقات

واشنگٹن ۱۸ نومبر۔ امریکہ اور پاکستان کے درمیان فوجی معاہدہ کی خبروں سے بھارت کو بہت زیادہ تشویش ہورہی ہے۔ کل بھارتی حکومت کی ہدایت کے ماتحت واشنگٹن میں مقیم سفیر مسٹر مہتا نے امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس سے اس موضوع پر گفتگو کی۔ مسٹر ڈلس نے انہیں بتایا۔ کہ اگر امریکہ پاکستان کو کوئی فوجی سامان دے گا بھی تو وہ صرف دفاع کے لئے ہوگا۔ اور کسی ہمسایہ ملک پر حملہ کرنے کے لئے نہیں ہوگا۔ حکومت امریکہ نے غیر رسمی طور پر بھارت کو مطلع کردیا ہے۔ کہ امریکہ جنوبی ایشیا میں آزاد ممالک کے دفاع کو مضبوط اور مستحکم بنانے کے لئے مؤثر امداد دینے پر غور کررہا ہے۔ امریکی وزارت خارجہ نے سرکاری طور پر امریکہ اور پاکستان کے فوجی معاہدہ کے بارے میں کوئی اعلان نہیں کیا ہے۔

جنرل نجیب قاہرہ سے نبیہ کے لئے روانہ ہوگئے

قاہرہ ۱۷ نومبر۔ جنرل نجیب کل قاہرہ سے پانچ روزہ سرکاری دورہ پر نبیہ کے لئے روانہ ہوگئے۔ نبیہ مصر کے آخری جنوبی حصہ کے ساتھ سوڈان کا علاقہ ہے۔ اس جگہ مصر کی حمایتی پارٹیاں اور آزاد پارٹیاں ملک کے پہلے انتخاب میں حصہ لے رہی ہیں۔ جنرل نجیب کی معیت میں مصر کے قومی رہنمائی کے وزیر مسٹر صالح سلیم اور کابینہ کے بعض دوسرے اراکین بھی ہیں۔ کل لندن میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مصر میں برطانیہ کے سفیر سر رالف سٹیونسن جو پچھلے دسمبر سے علالت کی وجہ سے رخصت پر تھے۔ اگلے ماہ قاہرہ پہنچ جائیں گے۔

مولانا جلال الدین رومی رح پر مذاکرہ

واشنگٹن ۱۸ نومبر۔ امریکہ میں مشرق وسطی کے ادارہ نے مولانا جلال الدین رومی رح کی سیرت اور کردار پر ایک مذاکرہ کی تجویز کا اعلان کیا ہے۔ مذاکرہ کی معین تاریخ اور مقررین کی فہرست کسی قریبی تاریخ کو شائع کی جائیگی۔ یہ مذاکرہ مولانا رومی کی سات صد سالہ برسی کے سلسلے میں یہاں منعقد کیا جارہا ہے۔ مولانا رومی شمالی ایران کے علاقہ بلخ میں ۱۲۰۷ء میں پیدا ہوئے تھے۔ اور ۱۲۷۳ء میں وفات پاگئے تھے۔

گی آنا کے معزول شدہ وزیراعظم جمعہ کے روز دہلی پہنچ رہے ہیں

لندن ۱۸ نومبر۔ برطانوی گی آنا کے معزول شدہ وزیراعظم مسٹر چیڈی جگن نے کل رات یہاں بتایا ہے کہ وہ جمعرات کے روز یہاں سے بھارت کے لئے روانہ ہوجائیں گے۔ اور جمعہ کے دن دہلی پہنچ جائیں گے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ ممکن ہے کہ وہ پاکستان اور سیلون بھی جاسکیں۔ بھارت میں ڈاکٹر جگن بھارتی وزیراعظم مسٹر نہرو سے ملاقات کریں گے۔ اور کئی بھارتی سیاسی جماعتوں کو خطاب کریں گے۔

امریکہ اور پاکستان کے درمیان فوجی اڈوں کے متعلق کوئی گفتگو نہیں ہورہی

واشنگٹن ۱۸ نومبر۔ کل امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر فاسٹر ڈلس نے اپنی پریس کانفرنس میں کھلے الفاظ میں اس امر سے انکار کیا۔ کہ امریکہ پاکستان سے فوجی اڈے حاصل کرنے یا اس کے لئے امریکی فوجی امداد کے سوال پر مذاکرات کررہا ہے۔ انہوں نے کہا۔ گورنر جنرل پاکستان نے اپنے حالیہ دورہ واشنگٹن میں یہاں امریکی افسروں سے پاکستان اور بھارت کے درمیان متعدد نزاعی مسائل اور خاص طور پر کشمیر کے مسئلہ کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ان میں فوجی امداد یا پاکستان میں فوجی اڈوں کا قطعاً کوئی ذکر نہیں آیا۔

بخشی غلام محمد نہرو کی تائید میں

نئی دہلی ۱۸ نومبر۔ مقبوضہ کشمیر کے وزیراعظم بخشی غلام محمد نے پنڈت جواہر لال نہرو کے اس بیان کی تائید کی ہے۔ کہ پاکستان گلگت میں امریکہ کو اڈے قائم کرنے کی اجازت دینے کا حق نہیں رکھتا۔ بخشی غلام محمد نے کل سری نگر میں کہا۔ کہ گلگت کا علاقہ قانوناً ریاست کشمیر کا حصہ ہے۔ اور پاکستان کو اس پر کوئی اختیار نہیں۔

لاہور میں برطانیہ کے نئے ڈپٹی ہائی کمشنر

کراچی ۱۸ نومبر مسٹر ڈی۔ ڈبلیو۔ ایس۔ ہنٹ او۔ بی۔ ای کو جو آن دنوں امور دولت مشترکہ کے دفتر میں اسسٹنٹ سکرٹری کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ مسٹر جے ایم سی جیمز کی جگہ لاہور میں برطانیہ کا ڈپٹی ہائی کمشنر مقرر کیا جارہا ہے۔ امید کی جارہی ہے۔ کہ مسٹر ہنٹ آئندہ سال جنوری میں اپنا یہ نیا عہدہ سنبھال لیں گے۔

اردن کے لئے برطانوی امداد

عمان ۱۸ نومبر۔ کل یہاں ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ برطانوی حکومت نے اردن کو ۲۳۵۰۰۰۰ پونڈ مالی امداد دینے کا وعدہ کیا۔ یہ امداد پارلیمنٹ کی رضامندی کے ساتھ مشروط ہے۔ کہا گیا ہے۔ کہ برطانوی حکومت نے اردن کو اس کے پانچ سالہ اقتصادی ترقیاتی منصوبہ میں کامل تعاون کا یقین دلایا ہے۔ اردن کے ایک وفد نے اسی سلسلہ میں لندن میں اکتوبر اور نومبر کے اوائل میں برطانوی وزارت خزانہ سے بات چیت کی تھی۔

لینن اور سٹالن کا مقبرہ

ماسکو ۱۸ نومبر۔ کل ریڈ سکوئر ماسکو میں سٹالن کی وفات کے بعد پہلی بار لینن اور سٹالن کے مقبرہ کو عوام کے لئے کھول دیا گیا ہے۔ اس مقبرے میں ان دونوں روسی لیڈروں کی نعشوں کو شیشے کے صندوقوں میں رکھا گیا ہے۔ آج پہلی بار روسی عوام نے بڑے شوق سے ان کے مقبروں کے اندرونی حصہ کی زیارت کی۔

گورنر جنرل ملکہ اور برطانوی وزراء سے ملاقات کریں گے

لندن ۱۸ نومبر۔ پاکستان کے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد یہاں اپنے قیام کے دوران میں ملکہ۔ وزیر خارجہ اور دیگر وزراء سے ملاقات کریں گے۔ مسٹر ایڈن کے ساتھ ملاقات میں خاص موضوع بحث برطانیہ اور مصر کے تعلقات ہوں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ پاکستان کی دستوری تبدیلیوں کے متعلق بھی اپنے نظریات سے مسٹر ایڈن کو آگاہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا اجلاس

آئندہ ۲۹ نومبر کو منعقد ہوگا

لاہور ۱۸ نومبر۔ کل یہاں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا اجلاس جو پہلے ۲۶ نومبر کو منعقد ہونا تھا اب ۲۹ نومبر کو منعقد ہوگا۔ اجلاس پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے کمیٹی روم میں ہوگا۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے مسلم پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۱۹ نبوت ۱۳۳۲ھش

اردو اور ہندی

نئی دہلی کی ایک خبر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۱۹۵۱ء کی مردم شماری کی رو سے بھارتی پنجاب اردو صحافت کا بہت بڑا مرکز ہے۔ یہاں اردو کو زبردست مقبولیت حاصل ہے۔ یکم جنوری ۱۹۵۱ء کو بھارتی پنجاب میں ۲۶ اردو روزنامے شائع ہوتے تھے۔ اس کے مقابلہ میں ۶ پنجابی اور صرف ایک ہندی روزنامہ تھا۔ ۴ اردو ماہنامے اور ۹۴ اردو ہفت روزہ نکلتے تھے۔ پنجابی کے رسائل ہفت روزہ پرچوں اور روزناموں کی مجموعی تعداد صرف ۴۳ تھی۔ اس کے مقابلہ میں اردو کے رسائل ہفت روزہ پرچوں اور روزناموں کی مجموعی تعداد ۷۹ تھی۔ گویا پنجابی کے پرچوں کی تعداد سے دگنی سے بھی زیادہ تھی۔ جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے۔ یہ جنوری ۱۹۵۱ء تک کا حال ہے۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ اس نسبت میں اب تک کوئی فرق نہیں پڑا۔ اس سے ثابت ہے کہ جیسا کہ خبر میں بتایا گیا ہے کہ اردو زبان کو بھارتی زبان میں اب بھی زبردست مقبولیت حاصل ہے۔

اس سے یہ حقیقت بھی اچھی طرح واضح ہوتی ہے۔ کہ اردو جیسا کہ عام طور پر کہا جاتا ہے۔ صرف مسلمانوں کی زبان نہیں۔ بلکہ ہندوؤں۔ سکھوں اور مسلمانوں سب کی مشترکہ زبان ہے۔ اور اس کا ایسے ناموافق ماحول میں اس طرح زندہ رہنا کہ دوسری زبانیں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہ پاکستان اور بھارت کے عوام کی قدرتی طور پر کم از کم تحریری زبان ضرور ہے۔ اور کوئی زبان اس لحاظ سے اس کا لگا نہیں کھا سکتی۔ پنجابی بے شک پنجاب کی مادری بولی ہے۔ مگر اس کو ایک مستقل زبان کا درجہ ابھی تک حاصل نہیں ہو سکا۔ جس کی کئی وجوہات ہیں۔ جن میں سے بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ پنجابی زبان کو عام طور پر کوئی یکسانی حاصل نہیں ہے۔ جہاں تک بولی کا تعلق ہے۔ پنجابی بولی مختلف خطوں میں مختلف صورت اختیار کر لیتی ہے۔ اور چونکہ اس میں خاطر خواہ لٹریچر ابھی تک پیدا نہیں ہو سکا۔ اور اگر ہوا بھی ہے۔ تو وہ صرف ایک قلیل التعداد اور محدود طبقہ کی ذہنیت کے مطابق ہوا ہے۔ اس لئے اس کو اردو کے مقابلہ میں عام مقبولیت حاصل نہیں ہو سکی۔

جہاں تک ہندی کا سوال ہے۔ یہ زبان کسی حد تک واقعی ترقی یافتہ ہے۔ اور اس میں واقعی کافی لٹریچر پیدا ہو چکا ہے۔ مگر اردو اور ہندی میں جو فرق ہے۔ وہ زیادہ تر رسم الخط کا ہے۔ اس سے اتر کر پھر بعض اسماء کا فرق ہے کہ ہندی میں زیادہ تر سنسکرت کے اسماء داخل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور اردو میں عربی اور فارسی کے۔ جہاں تک حروف اور افعال کا تعلق ہے۔ ہندی اور اردو میں بہت کم فرق ہے۔ اور یہ فرق بھی صرف تحریر تک محدود ہے۔ تقریر میں کم اور عام بات چیت میں بہت ہی کم فرق ہے۔

اگر ہم ہندی کی تاریخ کا مطالعہ کریں۔ تو جس بولی کو اب ہندی کا نام دیا جاتا ہے۔ دراصل یہ بھی مسلمانوں ہی کی پیداوار ہے۔ جب مسلمان ہندوستان میں داخل ہوئے۔ تو انہوں نے یہاں کی زبان سیکھنے کی کوشش کی۔ اور جب وہ یہاں کی بولی میں کوئی بات کرتے۔ تو قدرتاً کچھ الفاظ فارسی اور عربی کے بھی بول جاتے جو یہاں کے رہنے والے بھی قدرتاً استعمال کرنے لگے۔ ہندی لٹریچر کی تاریخ مسلمانوں کے عہد سے ہی شروع ہوتی ہے۔ اس سے پہلے جو کچھ اس زبان میں لکھا جاتا رہا۔ وہ موجودہ ہندی نہیں ہے۔ موجودہ ہندی دراصل وہی بولی ہے۔ جو باہر سے آئے ہوئے مسلمانوں اور یہاں کے رہنے والوں کی بولی سے مل کر بنی ہے۔

پہلے پہل مسلمان مصنفوں نے جو تصانیف زیادہ تر مذہبی ہیں۔ لکھی ہیں۔ وہ موجودہ ہندی ہی میں لکھی ہیں۔ اگرچہ آہستہ آہستہ اس میں فارسی اور عربی کے اسماء زیادہ سے زیادہ داخل ہوتے چلے گئے ہیں۔ پھر ہندی کی تاریخ سے یہ حقیقت بھی واضح ہوتی ہے۔ کہ مسلمانوں نے ہندوؤں سے بہت پہلے ہندی تصانیف شروع کیں۔ چنانچہ محمد جائسی کی پدمنی ہندی کی ایک مستقل تصنیف ہے۔ جس کے مقابلہ میں شاید اس عہد کی اور اس پائے کی ہندی میں کوئی اور مستقل تصنیف نہیں ملتی۔ جو کسی ہندو نے لکھی ہو۔ عبدالرحیم خان خاناں کی رحیم پچیسی جو پانسو ہندی دوہوں پر مشتمل ہے۔ آج بھی ہندی شاعری کی بہترین تصنیف سمجھی جاتی ہے۔

اس سے ہمارا مطلب صرف یہ دکھانا ہے۔ کہ اس وقت جس زبان کو ہندی یا بھاشا کہا جاتا ہے۔ یہ دراصل وہی زبان ہے۔ جو مسلمانوں نے یہاں آکر یہاں کی بولی اختیار کی تھی۔ اور جس میں کچھ ایک فارسی اور عربی کے الفاظ بھی شامل ہوتے چلے گئے۔ اور اس زبان کو اظہار خیال کے لئے مسلمان مصنفوں نے شروع میں اختیار کیا۔ اور خود یہاں کے رہنے والوں نے بھی اسی کو آہستہ آہستہ اپنا لیا۔ اور یہی زبان ہے۔ جو آہستہ آہستہ نہ صرف مسلمانوں میں بلکہ خود ہندوؤں میں بھی اردو زبان میں منتقل ہوتی چلی گئی۔ اور آج اگر آپ ایک سلیس ہندی عبارت کو اردو رسم الخط میں لکھیں۔ تو آپ دیکھیں گے۔ کہ سلیس اردو اور اس میں بہت کم فرق ہے۔ اسی طرح سلیس اردو کو ناگری رسم الخط میں لکھیں۔ تو وہ موجودہ ہندی بن جاتی ہے۔ الغرض ہندی اور اردو میں جو اس وقت تنازعہ ہے۔ وہ زیادہ تر رسم الخط کا ہے۔ اور اگر اردو کو عربی فارسی مغلق الفاظ اور ہندی کو سنسکرت کے مغلق الفاظ سے پاک رکھا جائے۔ تو دونوں زبانیں مختلف انداز میں ایک ہی زبان نظر آئیں گی۔ اور سچی بات تو یہ ہے۔ کہ باوجود دونوں طرف سے مخالفانہ کوشش کے وہ زمانہ دور نہیں۔ جب دونوں میں سوا رسم الخط کے کوئی فرق نہیں رہ جائیگا۔ اور ہم جس کو فارسی رسم الخط میں لکھ کر اردو کہیں گے۔ ہندی کے مشتاق اسی بولی کو ناگری میں لکھ کر ہندی یا بھاشا کہہ لیا کریں گے۔ یہ ایک قدرتی امر ہے۔ اور یہ ممکن نہیں کہ ہندو یا مسلمان اس مشترکہ زبان کو اپنے صحیح ارتقاء سے روک سکیں۔

بے شک بھارت میں ہندی کو سرکاری زبان کا درجہ حاصل ہے۔ اردو کو ابھی شاید سرکاری طور پر علاقائی زبان بھی تسلیم نہیں کیا گیا۔ مگر صحافت کے جو اعداد و شمار بھارتی پنجاب میں ۱۹۵۱ء کی مردم شماری سے معلوم ہوتے ہیں۔ ان سے یہ اندازہ کرنا غلط نہیں ہے کہ اردو اور ہندی کے درمیان جو مصنوعی حد بندی کی گئی ہے۔ وہ بہت جلد ختم ہو جائیگی۔ اور یہی زبان خواہ اس کو اردو کہیں۔ یا ہندی اور یا پھر ہندوستانی کا نام دیں۔ ایک دن بھارت اور پاکستان دونوں کی مستقل مشترکہ زبان بن کر رہے گی۔ جس میں نہ صرف عربی۔ فارسی۔ سنسکرت کے الفاظ شامل ہوں گے۔ بلکہ انگریزی چینی جاپانی اور روسی وغیرہ زبانوں کے بھی الفاظ شامل ہوں گے۔

باقی بھارت اور پاکستان کے مختلف حصوں میں جو لوکل زبانیں بولی جاتی ہیں۔ بے شک وہ بھی ساتھ ساتھ قائم رہیں گی۔ اور عوام اپنے اپنے علاقہ کی بولی ہی استعمال کریں گے۔ لیکن ہمیں توقع ہے۔ کہ بھارت اور پاکستان کی مشترکہ زبان بننے کی صلاحیت صرف اسی زبان میں ہے۔ جس کو ہم اردو اور بعض دوسرے ہندی کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

قرآن مجید کا ترجمہ

گذشتہ اشاعت میں ہم نے احباب جماعت تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد پہنچایا تھا۔ کہ ہر احمدی کو قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنا چاہیئے۔ حضور نے اپنے پچھلے دو خطبوں میں متواتر اس امر پر زور دیا ہے۔ اہل بصیرت اور سمجھدار افراد کے لئے اسی میں سوچنے اور غور کرنے کا مقام ہے۔ اس کے بعد جماعت کے افراد کو اب فوراً کمربستہ اور تیار ہو جانا چاہیئے۔ کہ ان میں سے ہر ایک قرآن مجید کو پڑھے اور پھر اس کا ترجمہ ضرور سیکھے۔ ترجمہ کے بغیر قرآن کریم کا پڑھنا اپنے اندر برکت اور فلاح تو بے شک رکھتا ہے۔ لیکن اصل مقصد کو کبھی بھی پورا نہیں کرتا۔ اس لئے کہ قرآن مجید کے وہ اثرات جو دل پر جا کر ایک زبردست چوٹ کی طرح پڑتے ہیں۔ اور جن سے ایک نئی روحانی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ ان سے کوئی شخص صرف اسی وقت واقف ہو سکتا ہے۔ جب اُسے اپنی زبان میں قرآنی مفہوم اور مطلب کے سمجھنے کی صلاحیت اور قدرت ہو۔

ہم نے ضمناً کل بھی عرض کیا تھا۔ کہ جماعت کی جس قدر داخلی تنظیمیں ہیں۔ ان کے قیام کا سب سے بڑا مقصد ہی یہی ہے۔ کہ وہ قرآن مجید سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں۔ انصار اللہ۔ لجنہ اماء اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ ان سب تنظیموں کا اصل اور مشترک مقصد یہی ہے۔ جماعتوں میں ان سب تنظیموں کے ذمہ دار حضرات اور خصوصاً سیکرٹریان تعلیم کو اس مقصد کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اگر وہ اپنے اپنے طبقہ اور حلقہ میں ایسا انتظام کر دیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت آسانی کے ساتھ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل ہو سکتی ہے۔ خدام الاحمدیہ کے لئے تو خاص طور پر سوچنے اور فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے کہ خدام الاحمدیہ کی بنیاد رکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جو ہدایات فرمائیں اور ان کے لئے لائحہ عمل تجویز کیا۔ وہ تھا ہی یہی کہ

"اگر مجلس خدام الاحمدیہ ہر جگہ نائٹ سکول کھولدے۔ اور لوگوں کو جنہیں قرآن کریم کا ترجمہ نہیں آتا۔ ترجمہ پڑھانا شروع کر دیں۔ تو یہی ایک ایسی خدمت ہوگی۔ جو انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کا مستحق بنا دے گی۔" (الفضل ۲ اپریل ۱۹۳۸ء)

اور پھر قریباً ایک سال بعد حضور نے یہی ارشاد فرمایا:-

"خدام الاحمدیہ کا اہم فرض یہ ہے۔ کہ اپنے ممبروں میں قرآن کریم باترجمہ پڑھنے اور پڑھانے کا انتظام کریں۔" (الفضل ۱۱ مارچ ۱۹۳۹ء)

حضور کے ان ارشادات کو کم و بیش سولہ سال ہو چکے ہیں۔ اگر خدام الاحمدیہ ان کو صحیح معنوں میں ملحوظ رکھتے۔ تو یقیناً حضور کو آج افسوس کا اظہار نہ کرنا پڑتا۔ نوجوانوں کو تو سوچنا چاہیئے۔ کہ انہوں نے اس سولہ سال میں حضور کے اس ارشاد کی کس قدر تعمیل کی ہے۔ اور اس کے بعد اگر ان کا ضمیر انہیں کچھ کہے تو ان کے لئے ایک ہی راہ ہے۔ کہ اب وہ فوراً پچھلی کوتاہیوں کی تلافی کے لئے مصروف عمل ہو جائیں۔

اگر خدانخواستہ انہوں نے یا جماعت کے اور کسی طبقہ نے اب بھی اس امر کی اہمیت کو صحیح معنوں میں نہ سمجھا۔ اور کلام اللہ کا ترجمہ سیکھنے اسے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی سعی نہ کی تو کبھی بھی ہم اپنے مقصد کے حصول کی جدوجہد میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔

وقت کی نزاکت اور اہمیت کا احساس مومن سے زیادہ کسی کو نہیں ہوتا۔ یہ وقت ہے۔ کہ ہم اپنی زندگیوں میں خود ایک انقلاب پیدا کریں۔ اور پھر دوسروں کو بھی اس کے لئے تیار کریں۔ اسی سے خدائی فضل اور نصرت کے دروازے کھلیں گے۔

خطبہ جمعہ

دنیا کی اصلاح اور اسلام کی تعلیم کو پھر سے رائج کرنے کا کام اللہ تعالیٰ نے تمہارے سپرد کیا ہے

جب تک تم اس تعلیم کو اپنے نفس میں رائج نہیں کر لیتے تم اسے دنیا میں بھی رائج نہیں کر سکتے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۹ اکتوبر ۵۳ء بمقام ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
کچھ لوگ دنیا میں ایسے ہوتے ہیں۔ جو

خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور

ہوتے ہیں۔ یا یوں کہو کہ وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں۔ اور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور نہیں ہوتے۔ یا یوں کہو۔ کہ وہ سمجھے ہوتے ہیں۔ کہ ہم خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور نہیں۔ مامور سے میری مراد وہ انسان نہیں۔ جس کو خدا تعالیٰ الہام کر کے کسی خاص مقصد کے لئے کھڑا کرتا ہے۔ بلکہ اس سے مراد اس کے عام عربی معنے ہیں۔ کہ کسی شخص کو ایک حکم دیا گیا ہو۔ پس مامور کے معنے ہیں وہ جسے حکم دیا گیا۔ کوئی کام سپرد کیا گیا۔ مثلاً ایک سپاہی کو کسی جگہ کھڑا کیا گیا ہو۔ اور اسے یہ حکم دیا گیا ہو۔ کہ وہ کسی کو دروازے سے اندر نہ آنے دے۔ اس کے پاس اس کا کوئی عزیز۔ رشتہ دار یا دوست آتا ہے۔ اور وہ خواہش کرتا ہے۔ کہ میں تمہارا عزیز ہوں۔ رشتہ دار ہوں یا دوست ہوں۔ مجھے اندر جانے کی اجازت دو۔ تو وہ کہتا ہے۔ میں مجبور ہوں۔ میں مامور ہوں۔ مجھے یہاں اس لئے مقرر کیا گیا ہے۔ کہ میں کسی کو اندر نہ جانے دوں۔ اس لئے میں آپ کو اندر جانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ گویا وہ سپاہی بھی ایک مامور ہے۔ پھر

ایک مامور وہ ہوتے ہیں

جن کو خدا تعالیٰ دنیا میں مبعوث کر کے بھیجتا ہے۔ تا وہ دنیا تک اس کا پیغام پہنچائیں۔ یا اس کے پیغام کی اشاعت کریں۔ اور ایک ہر شخص اور ہر قوم مامور ہوتی ہے۔ جس کو کسی خاص مقصد کے لئے کھڑا کیا گیا ہو۔ یا اس کے سپرد کوئی خاص کام کیا گیا ہو۔ پس ہر مرسل۔ ہر نبی اور ہر وہ شخص جس کو دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا کیا گیا ہو۔ اور ان سے اتر کر ظلی طور پر ہر ملہم الیہ اور ہر مصلح مامور ہیں۔ پھر ان کے ساتھ ان کی جماعتیں بھی مامور ہوتی ہیں۔ یعنی ان کے سپرد بھی ایک خاص مقصد ہوتا ہے۔ دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں آیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے اسے مامور کیا ہو۔ اور اس کی جماعت مامور نہ ہو۔ یہ بات ناممکن ہے۔ اس لئے کہ دنیا میں کوئی مامور ایسا نہیں آیا۔ جس کے سپرد کوئی ایسا کام ہو۔ جو ایک شخص سے تعلق رکھتا ہو۔

حضرت آدم علیہ السلام

سے اس وقت تک کوئی مامور ایسا نہیں گزرا۔ جس کا کام صرف اس کی ذات سے تعلق رکھتا ہو۔ بلکہ اس کے سپرد ہمیشہ ایسے کام ہوتے ہیں۔ جو ہزاروں۔ لاکھوں اور کروڑوں لوگوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ جب تک وہ ہزاروں لاکھوں اور کروڑوں لوگ کام نہ کریں۔ وہ کام پورا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے مسیح ناصری علیہ السلام نے کہا تھا۔ کہ میں تو اس دنیا سے جاتا ہوں۔ اور ہر ایک آدمی کے لئے اس دنیا سے جانا ہی مقدر ہے۔ کیونکہ جب تک میں اس دنیا سے نہ جاؤں۔ وہ کام پورا نہیں ہو سکتا۔ جو تمہارے سپرد کیا گیا ہے۔ اور جو ہمیشہ رہنے والا اور دائمی ہے۔ اور یہی وجہ تھی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

حجۃ الوداع کے موقعہ پر

اسلام کے اہم اصول کو ایک ایک کر کے بیان فرمایا۔ اور کہا۔ ھل بلغت۔ اے مسلمانو کیا میں نے وہ فرض ادا نہیں کر دیا۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے سپرد کیا گیا تھا۔ پھر یہی وجہ تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الوصیت میں تحریر فرمایا۔ کہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی۔ جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ پس

مامور کی مثال

ان انسانوں کی طرح ہوتی ہے۔ جو گاڑی یا موٹر کو دھکا دیتے ہیں۔ جب کوئی گاڑی کہیں پھنس جاتی ہے۔ تو لوگ اسے دھکا دیتے ہیں۔ اور اس کے بعد وہ خود بخود چلتی ہے۔ اگر دھکا دینے کے بعد بھی وہ خود نہیں چلتی تو یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ وہ خراب ہے۔ اگر دھکا دینے کے بعد گاڑی چل پڑتی ہے۔ اور چلتی چلی جاتی ہے۔ تو یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ اس کے سامنے کوئی عارضی روک تھی۔ اب وہ روک دور ہو گئی ہے۔ پس مامورین جب دنیا میں آتے ہیں۔ تو ان کے آنے کی غرض گاڑی کو دھکا دینا ہوتا ہے۔ وہ منزل مقصود تک نہیں پہنچاتے آج تک دنیا میں کوئی ایسا مامور نہیں آیا۔ جس نے ماموریت کے پیغام کو انتہا تک پہنچا دیا ہو۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کوئی انسان نہیں۔ لیکن آپؐ کے بعد بھی خلفاء آئے۔ جنہوں نے آپؐ کے کام کو جاری رکھا۔ پھر خلفاء کے بعد اولیائے امت نے آپؐ کے کام کو جاری رکھا۔ یہاں تک کہ مسلمان تھک کر چور ہو گئے۔ اور انہوں نے اس گاڑی کو دھکا دینے سے انکار کر دیا۔ جس کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھکا دے کر چلایا تھا۔

ہماری جماعت

کو بھی اسی قسم کے مقصد کے لئے خدا تعالیٰ نے کھڑا کیا ہے۔ اب دو ہی باتیں ہیں۔ یا تو ہم یہ کہیں کہ ہم مامور نہیں۔ اور ہمیں کسی مقصد کے لئے کھڑا نہیں کیا گیا۔ اور یا یہ کہیں۔ کہ ہمیں جس مقصد کیلئے کھڑا کیا گیا ہے۔ وہ پورا نہیں ہو سکتا۔ اور یا یہ مانیں۔ کہ جس مقصد کے لئے ہمیں کھڑا کیا گیا ہے۔ وہ پورا ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ ہم اپنا فرض ادا کریں۔ جہاں تک اس چیز کا سوال ہے۔ کہ ہمیں کسی مقصد کے لئے کھڑا نہیں کیا گیا۔ یہ بالکل غلط ہے اگر ہم یہ کہیں۔ کہ ہمیں کسی مقصد کے لئے کھڑا نہیں کیا گیا۔ تو ہمارا تمام دعویٰ باطل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پر خدا تعالیٰ نے الہام نازل کیا ہے۔ اور آپ کو دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا ہے۔ تو ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے آپکی جماعت کو بھی مامور کیا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ تاریخ۔ مذہب۔ احادیث اور روایتوں سے کوئی ایسا نبی ثابت نہیں۔ جس کا کام اسکی ذات تک محدود ہو۔ کوئی مرسل ایسا ثابت نہیں جس کا کام اس کی ذات تک محدود ہو۔ کوئی نبی ایسا ثابت نہیں۔ جس کا کام اسکی ذات تک محدود ہو۔ کوئی مصلح اور کوئی مجدد بھی ایسا ثابت نہیں جس کا کام اس کی ذات تک محدود ہو۔ اب مرزا صاحب کو تم مرسل کہہ لو۔ مصلح کہہ لو۔ مجدد کہہ لو۔ کم از کم مجدد سے نیچے آپ کو ماننے والا تو کوئی نہیں جا سکتا۔ اور جب دنیا میں کوئی مجدد بھی ایسا نہیں آیا جس کا کام اس کی ذات تک محدود ہو۔ اور اس کی جماعت اس کے کام میں شریک نہ ہو۔ تو اگر مرزا صاحب مامور تھے۔ اور جب کہ

ہمارا عقیدہ

ہے۔ کہ آپ کو دنیا میں اسلام کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا تھا۔ تو تمہیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ تم بھی مامور ہو۔ اگر مرزا صاحب ملہم الیہ تھے۔ تو تم حامل الہام ہو۔ آپ کی طرف خدا تعالیٰ نے اپنا کلام نازل کیا۔ اور پھر وہ کلام تمہاری طرف منتقل کیا۔ جس طرح کہ

تمام مامورین۔ خلفاء اور مجددین

کے کام ہوتے چلے آئے ہیں۔ اسی طرح آپ کا کام بھی آپ کے بعد جاری رہے گا۔ پس تم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ تمہیں کسی مقصد کے لئے کھڑا نہیں کیا گیا۔ شاید تم یہ کہو۔ کہ تمہارے سپرد جو کام کیا گیا تھا۔ وہ پورا کرنا مشکل تھا۔ یعنی بنی نوع انسان کو اسلام کی طرف لانا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کو دوبارہ قائم کرنا مشکل امر ہے۔ اگر تم ایسا کہو تو یہ بھی غلط ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا کہ اللہ تعالیٰ کسی جان کے سپرد کوئی ایسا کام نہیں کرتا۔ جس کے کرنے کی اس میں طاقت نہ ہو۔ اس لئے جو شخص یہ کہتا ہے کہ اس کے سپرد ایسا کام کیا گیا ہے۔ جو ہو نہیں سکتا۔ وہ خدا تعالیٰ کو جھوٹا قرار دیتا ہے۔ وہ قرآن کریم کی تکذیب کرتا ہے۔ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی تردید کرتا ہے۔ وہ قرآن کریم جو

ساری کتابوں سے اکمل اور مکمل کتاب ہے

وہ قرآن کریم جو آخری شریعت ہے وہ قرآن کریم جو خاتم النبیین پر نازل ہوا تھا جس کی شان کی اور کوئی کتاب نہیں۔ وہ کہتا ہے۔ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا یعنی اللہ تعالیٰ کبھی بھی کسی جان کے سپرد ایسا کام نہیں کرتا۔ جس کے کرنے کی اس میں طاقت نہ ہو۔ اس لئے ماموروں کے سلسلہ میں یہ بات پائی جاتی ہے۔ کہ جب کوئی کام کسی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ تو وہ اس کے متعلق یہ سوچتا نہیں۔ کہ آیا میں اس کام کو کر سکتا ہوں یا نہیں۔ حالانکہ دنیا میں جب کسی انسان کے سپرد کوئی کام کیا جاتا ہے تو وہ سوچتا ہے کہ شاید میں اس کام کو نہ کر سکوں۔ اگر کوئی بادشاہ کسی جرنیل کو یہ حکم دیتا ہے۔ کہ فلاں جگہ بغاوت ہوگئی ہے۔ ہم اس بغاوت کو فرو کرنے کے لئے تمہیں کھڑا کرتے ہیں۔ تو وہ سوچتا ہے کہ معلوم نہیں۔ وہ اس بغاوت کو دور بھی کر سکتا ہے یا نہیں۔ اگر کسی کالج کا نظام بگڑا ہوا ہو۔ اور کسی شخص کو کہا جائے۔ کہ تمہیں اس کا پرنسپل مقرر کیا جاتا ہے۔ تم اس کی اصلاح کرو۔ تو ہو سکتا ہے کہ وہ سوچے کہ آیا وہ نظام صحیح ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اگر ایک مشین ٹوٹ جائے۔ یا بگڑ جائے۔ اور مالک کسی مستری کو بلائے۔ اور اسے کہے۔ کہ میں تمہارے سپرد یہ کام کرتا ہوں۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ وہ مستری یہ پوچھے کہ مشین اپنی آخری حد کو بھی پہنچ سکتی ہے۔ معلوم نہیں کہ وہ صحیح ہو سکتی ہے یا نہیں۔ لیکن

کیا کبھی یہ بھی ہو سکتا ہے

کہ ان فطرتوں۔ عقلوں۔ قوتوں اور طاقتوں کا پیدا کرنے والا خدا کسی کو یہ کہے۔ کہ تم یہ کام کرو۔ یا فلاں چیز کی درستی کرو۔ تو وہ سوچنے لگے۔ کہ یہ کام ہو بھی سکتا ہے یا نہیں۔ اگر وہ کام ہو نہیں سکتا تھا۔ تو اس نے اس کے سپرد کیوں کیا۔ ہو سکتا ہے کہ ایک مالدار شخص کسی مستری کے سپرد ایسا موٹر کرے۔ جو درست نہ ہو سکے۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک ماہر انجینئر کسی کے سپرد ایسا کام کردے۔ جو نہ ہو سکتا ہو۔ کیونکہ وہ خود سب کام جانتا ہے اگر وہ یہ سمجھے گا۔ کہ فلاں کام نہیں ہو سکتا تو وہ اس کام کو کسی کے سپرد کیوں کرے گا۔ ایک کم درجے کا موٹر کی مشینری سے واقف نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس کا موٹر کسی چیز سے ٹکرائے اور اس کے تمام اندرونی پرزے ٹوٹ چکے ہوں۔ وہ کسی مستری کو بلا کر کہے کہ تم اس کو درست کردو۔ میں تمہیں انعام دوں گا لیکن ایک ماہر انجینئر جس کا کام اس موٹر کے پرزوں کو بنانا ہے۔ ایسی غلطی نہیں کر سکتا کہ وہ جانتا ہو۔ کہ اب موٹر کی مرمت نہیں ہو سکتی۔ اور کسی مستری کو کہے کہ تم اسے درست کردو۔ اسی طرح

اگر خدا تعالیٰ کہتا ہے

کہ تم نے فلاں کام کرنا ہے۔ تو اس کے معنے ہیں۔ کہ تم وہ کام یقیناً کر سکتے ہو۔ پس اگر تم کہتے ہو کہ تم وہ کام نہیں کر سکتے۔ تو اس سے زیادہ حماقت اور کوئی نہیں۔ اگر تم یہ کہتے ہو کہ تم فلاں کام نہیں کر سکتے۔ تو اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ تم خدا تعالیٰ سے زیادہ علم رکھنے والے ہو

مجھے یاد ہے

پارٹیشن (PARTITION) کے بعد میں ایک جگہ پر گیا۔ وہاں ہوائی جہازوں کا ایک بڑا افسر اور صوبہ کے وزیراعظم بھی تھے۔ مجلس میں سے بعض نوجوانوں نے مذہب کے متعلق بعض اعتراضات کرنے شروع کئے۔ چونکہ دوسرے لوگ اور باتیں کر رہے تھے۔ میں نے وزیراعظم سے کہا۔ ان نوجوانوں نے مذہب کے متعلق بعض اعتراضات کئے ہیں۔ اگر آپ برا نہ منائیں۔ تو میں ان کو ان اعتراضات کے جوابات دے دوں۔ وہ کہنے لگے آپ یہ جواب دیں۔ ہمیں بھی اس سے فائدہ ہوگا۔ چنانچہ میں نے ان

اعتراضات کے جوابات

دینے شروع کئے۔ جیسا کہ قاعدہ ہے۔ مجلس میں بات بگڑ کھا جاتی ہے۔ اسی طرح بات بگڑ کھاتے کھاتے اسی فوجی افسر تک پہنچی جو ہوائی کا افسر تھا۔ یا یوں کہو کہ وہ اپنے محکمہ میں اپنے صوبہ کا کمانڈنگ آفیسر تھا تھوڑی دیر گفتگو کرنے کے بعد میں نے اسے ایسا مجبور کیا۔ اور اسے ایسے مقام پر لا کھڑا کر دیا۔ کہ اسے اس کے بغیر چارہ نہیں تھا۔ کہ وہ اقرار کرتا کہ میں غلطی پر ہوں اور خدا تعالیٰ کا فیصلہ میرے خلاف ہے۔ اس موقعہ پر میں نے اس سے اس رنگ میں سوال کیا۔ کہ اب یہ پوزیشن ہے۔ قرآن کریم کی آیات اور احادیث سے یہ بات واضح ہے۔ اور احمدی غیر احمدی سب اس پر متفق ہیں۔ اب آپ کے لئے کوئی چارہ نہیں۔ کہ آپ فیصلہ کریں کہ خدا تعالیٰ عقلمند ہے یا آپ عقلمند ہیں۔ تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد اس کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا۔

اور اس نے کہا۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ میں خدا سے زیادہ عقلمند ہوں۔ درحقیقت یہ اس کی شکست کا اعتراف تھا۔ اس کے یہ معنے نہیں تھے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ سے بہتر سمجھتا ہے۔ بلکہ درحقیقت بات یہ تھی۔ کہ وہ جانتا نہیں تھا۔ کہ خدا ہے۔ اور اس کی تعلیم کیا ہے۔ اس کی اس بات پر ساری مجلس ہنس پڑی۔ اور وہ خود بھی ہنس پڑا۔ یہی پوزیشن اس احمدی کی ہے۔ جو ایک طرف یہ کہتا ہے۔ کہ مرزا صاحب سچے ہیں۔ اور آپ کو الہام کر کے خدا تعالیٰ نے اسلام کے دوبارہ احیاء کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اور دوسری طرف یہ کہتا ہے۔ کہ وہ کام جو مرزا صاحب کے سپرد کیا گیا وہ میں نہیں کر سکتا۔ اس سے زیادہ جہالت اور کیا ہے۔ پس

تمہارے سپرد ایک کام ہے

اور وہ ہے دنیا کی اصلاح اور اسلام کی تعلیم کو عمر سے رائج کرنا۔ پس پہلی چیز اس تعلیم کو اپنے نفس میں رائج کرنا ہے۔ جب تک تم اسے اپنے نفس میں رائج نہیں کرتے تم اسے دنیا میں بھی رائج نہیں کر سکتے۔ لیکن تم میں سے کتنے ہیں۔ جو ایسا کرتے ہیں جب تم کہتے ہو۔ کہ ہم نے دنیا سے جھوٹ کو مٹانا ہے۔ اور تم کہتے ہو۔ کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اس لئے کھڑا کیا ہے۔ کہ ہم دنیا سے جھوٹ کو مٹا دیں۔ تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم دنیا سے تو جھوٹ مٹانے کی طاقت رکھتے ہو۔ اور تم جھوٹ کو اپنے دل سے نہ مٹا سکو۔ اگر تمہیں اس لئے کھڑا کیا گیا ہے۔ کہ تم شرک کو دنیا سے مٹا دو۔ تو یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ تم اسے اپنے دل سے نہ مٹا سکو۔ اور دنیا سے مٹا دو۔ اگر تمہیں اس لئے کھڑا کیا گیا ہے۔ کہ تم دنیا سے

فتنہ و فساد مٹا دو

تو یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ تم اسے اپنے دل سے نہ مٹا سکو۔ اور دنیا سے مٹا دو۔ یہ ساری باتیں ناممکن ہیں۔ پس اس رنگ میں حقیقت پر غور کرو۔ اس سے زیادہ حماقت اور کوئی نہیں۔ کہ تم کہو کہ مرزا صاحب وفات مسیح کا مسئلہ لیکر دنیا میں مبعوث ہوئے تھے۔ میرے خیال میں صرف ایک فاتر العقل ہی ایسا سمجھ سکتا ہے۔ کبھی ایسے مصلح دنیا میں نہیں آسکتے۔ جو ساری دنیا کی طرف مبعوث ہوں۔ جب تک کہ ساری اصلاحیں ان کے سپرد نہ ہوں۔ ایک چوہڑا بھی آتا ہے۔ اور وہ پاخانہ صاف کر کے چلا جاتا ہے۔ بیلدار آتے ہیں۔ اور وہ باغ صاف کر کے چلے جاتے ہیں۔ گھر کی نوکرانی گھر کے کمرے صاف کر کے چلی جاتی ہے۔ دھوبن گھر کے کپڑے صاف کر کے چلی جاتی ہے کلرک یا دفتری لائبریری کا کمرہ صاف کر کے چلا جاتا ہے۔ لیکن مالک اور مالکہ گھر کی ساری جگہیں ہی صاف کیا کرتے ہیں۔ کوئی مالک یا مالکہ یہ نہیں کہتی۔ کہ یہ صفائی میرے سپرد نہیں۔ چوہڑا کہہ دے گا

کہ پاخانہ صاف کرنے کے سوا میرا اور کوئی کام نہیں۔ دھوبن کہہ دے گی کہ کپڑے صاف کرنے کے سوا میرا اور کوئی کام نہیں۔ بیلدار کہہ دے گا کہ باغ صاف کرنے کے سوا میرا اور کوئی کام نہیں۔ مالی کہہ دے گا کہ میں نے لائبریری میں جا کر مار کھانی ہے۔ میرا کام باغ کی درستی کرنا ہے۔ دفتری کہہ دے گا۔ کہ میرا کام تو لائبریری صاف کرنا ہے۔ گھر کے کمرے صاف کرنا نہیں۔ لیکن مالک کے سپرد سب کام ہیں۔ وہ جسے مالک اپنا خلیفہ بناتا ہے۔ اس کے سپرد سب کام ہوتے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ گھر کا مالک بنایا گیا تھا۔ اس لئے

دنیا کی ہر اصلاح

آپ کے سپرد تھی۔ اور اب جو آپ کا نائب ہوگا اس کے سپرد بھی امت کے سب ہی فرائض ہوں گے۔ پس کوئی کام ایسا نہیں۔ جس کے متعلق ایک مسلمان کہے۔ کہ وہ میرے سپرد نہیں مرزا صاحب کو خدا تعالیٰ نے اس وقت داروغہ مقرر کیا ہے۔ کیونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے اصل مالک تھے۔ اور اب آپ فوت ہو گئے ہیں۔ اب مرزا صاحب۔ آپ کے ایجنٹ کے طور پر آئے ہیں اور تم ان کی جماعت ہو۔ پس ساری مرضوں کا دور کرنا تمہارے سپرد کیا گیا ہے۔ اور تمہاری طاقت میں دکھا گیا ہے۔ اگر یہ باتیں تمہاری طاقت میں نہیں تھیں۔ تو لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا والی آیت جھوٹی ہے۔ اور اگر

قرآن کریم کی ایک آیت

جھوٹی ہے۔ تو سارا قرآن کریم جھوٹا ہے خدا تعالیٰ کا کلام وہی ہو سکتا ہے۔ جس کا ایک شوشہ بھی جھوٹا نہ ہو۔ اور پھر جس کلام کا ایک شوشہ بھی جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ اس کی ایک عظیم الشان آیت کیسے جھوٹی ہو سکتی ہے۔ جھوٹے ہو۔ تو تم ہو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ کہ تم یہ کام کر سکتے ہو اور تم کہتے ہو ہم نہیں کر سکتے۔ ایک استاد اپنے شاگرد کو دو سال تک فقہ پڑھاتا ہے۔ دو سال کے بعد اگر کوئی کہے کہ کیا تمہیں فقہ آتی ہے۔ اور وہ کہے کہ نہیں آتی۔ تو استاد کہے گا تو جھوٹا ہے۔ پس اگر خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ کہ تم فلاں کام کر سکتے ہو۔ اگر خدا تعالیٰ نے تمہاری فطرت میں رکھا ہے کہ تم یہ کام کر سکتے ہو تو تم کیسے کہہ سکتے ہو۔ کہ ہم فلاں کام نہیں کر سکتے۔ جس نے تمہیں کپڑے تک پہنائے ہیں۔ وہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ تم ننگے ہو جس ہستی نے تمہارا دماغ بنایا ہے۔ جس نے تمہاری تمام قوتیں بنائی ہیں۔ وہ اگر کہتی ہے۔ کہ تم فلاں کام کر سکتے ہو۔ تو تم ہزار بار کہو۔ کہ تم فلاں کام نہیں کر سکتے۔ تو تم جھوٹے ہی کہلاؤ گے سچے نہیں کہلاؤ گے۔

خطبہ ثانیہ

کے بعد فرمایا۔ مجھے اس ہفتہ یا ڈاڑھ کے اپریشن کے لئے۔ لاہور جانا پڑے گا۔ اس پر ایک دو ہفتے لگ جائیں گے۔ اس لئے میں ایک دو جمعے یہاں نہیں پڑھا سکوں گا۔ دوست دعا کریں۔ تکلیف لمبی ہوتی چلی جاتی ہے۔ ایک سال ہوگیا ہے اور لوگ ڈراتے ہیں۔ کہ پرانا ہو جانے کی وجہ سے زخم اندر سے خراب نہ ہوگیا ہو (اس کے بعد اپریشن یہیں ہوگیا اور لاہور جانے کی ضرورت پیش نہیں آئی)

حیات الآخرۃ

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حیات آخرت پر یقین رکھنے کے لئے بار بار تاکید فرمائی ہے اور اس اُخروی زندگی کو ہی اصل زندگی اور انسان کی پیدائش کی غرض قرار دیا ہے مگر لیکن موجودہ زمانہ میں دہریت کے بڑھتے ہوئے سیلاب نے مذہبی شعور کو متاثر اور مشتبہ کر دیا ہے کہ انسان بار بار سوچتا ہے کہ کیا اس دنیوی زندگی کے بعد بھی کوئی زندگی ہو سکتی ہے؟ اور اگر کوئی اُخروی زندگی ہے تو اس کے دلائل و شواہد کیا ہیں؟ اور کیا اس دنیوی زندگی کا اُخروی زندگی سے کوئی تعلق بھی ہے وغیرہ وغیرہ

یہ مسئلہ جس قدر اہم اور بظاہر عقلی پیچیدہ یا مشکل سا معلوم ہوتا ہے۔ قدر دلچسپ، موثر اور عام فہم انداز میں مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے اس پر بحث فرمائی ہے جو حیات الآخرۃ کے عنوان سے کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہے۔

یہ کتاب جس احمدی یا غیر احمدی نے پڑھی اس کی انتہائی تعریف کی ہے اور انکشول میں ہستی باری تعالیٰ اور حیات الآخرۃ کے متعلق یقین پختہ ہو گیا ہے پس آپ بھی اس کا ضرور مطالعہ کریں۔ اور اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کریں۔

چونکہ مقصد کثرت اشاعت ہے اس لئے اس کی قیمت بھی کم مقرر کی گئی ہے تا ہر شخص آسانی سے خرید سکے۔ قیمت اعلیٰ کاغذ عہ/ عام کاغذ عہ/ فی نسخہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:- دفتر نشر و اشاعت ربوہ ضلع جھنگ۔

نہایت ضروری اعلان

مرزا محمد عثمان صاحب ولد حافظ محمد اسحٰق صاحب واقف زندگی قریباً دو ہفتہ کا عرصہ ہوا ہے کہ بغیر اجازت حاصل کئے ڈیوٹی سے غیر حاضر ہو کر کہیں چلے گئے ہیں چونکہ ان کے موجودہ پتہ کا علم نہیں لہٰذا بذریعہ اخبار مرزا محمد عثمان صاحب کو اطلاع دے کر تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اس اعلان کو دیکھتے ہی فوراً ڈیوٹی پر حاضر ہو جائیں۔ ورنہ بصورت عدم تعمیل ان کے خلاف سخت محکمانہ کارروائی کی جائے گی۔

عہدہ داران جماعت ہائے کراچی و کوئٹہ کو اگر مرزا محمد عثمان صاحب کا علم ہو تو وہ اعلان ہذا تعمیل کے لئے ان کے علم میں لا کر مشکور فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں مدرس دینیات کی ایک آسامی عنقریب خالی ہونے والی ہے جس کا گریڈ ۱۵۰ — ۵ — ۱۰۰ ہے۔ مولوی فاضل اصحاب جو شاہد کا امتحان بھی پاس ہوں۔ اور جنہیں سلسلہ عالیہ کی کتب پر عبور ہو اور مسائل دینیہ سے اچھی طرح واقف ہوں۔ اس آسامی کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔

درخواستیں اس اعلان کے بعد دس دن کے اندر پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور کو پہنچ جانی چاہئیں

(مرزا ناصر احمد ایم اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

احباب کراچی کیلئے ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ خطبات پر لبیک کہتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے زیر انتظام قرآن کریم کا ترجمہ پڑھانے کے لئے ۱۶ نومبر سے ایک کلاس شروع کی گئی ہے جو

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ۔ احمدیہ ہال میں روزانہ بعد نماز مغرب منعقد ہوتی ہے۔ خدام زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس سے مستفیض ہونے کی کوشش کریں۔ (معتمد مجلس کراچی)

خریداران رسالہ خالد توجہ فرمائیں

جن خریداران رسالہ خالد کی طرف سے گذشتہ سال کی رسالہ کی قیمت نہیں آئی وہ براہ کرم مبلغ ۸/۴ روپے کے حساب سے قیمت بھجوا دیں۔ کوشش فرمائیں کہ ۳۰ نومبر ۱۳۳۲ ہش تک یہ قیمت دفتر میں پہنچ جائے جن خریداروں کی طرف سے ۳۰ نومبر تک قیمت نہ پہنچی ان کی خدمت میں دسمبر کا پرچہ وی پی بھجوا دیا جائے گا جس کے لئے احباب کو تیار رہنا چاہیئے۔ (مینیجر رسالہ خالد)

درخواست دعا

عزیز فہیم احمد ابن سید زین العابدین ولی اللہ شاہ ناظر دعوت و تبلیغ ٹائیفائیڈ کے عوارض میں مبتلا ہے اور تین ہفتہ سے C.M.H ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ احباب کرام اس کی مکمل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت پاک کے جلسوں کی دوسری تقریب مورخہ ۲۰ر نومبر بروز جمعۃ المبارک منائی جا رہی ہے مقررین اس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو پیش کریں مناسب ہوگا۔ اگر تقاریر کا پروگرام اس طریق پر بنایا جائے کہ حضور کی مکی اور مدنی زندگی اور اس میں ہونے والے اہم واقعات ایک تسلسل کے ساتھ بیان کئے جائیں۔ تاکہ سال میں کم از کم دو دفعہ اسلامی تاریخ کا یہ حصہ سامعین کے ذہنوں میں تازہ کیا جا سکے۔ حضور پاک کے اخلاق فاضلہ پر وضاحت سے روشنی ڈالی جائے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

احباب اپنے غریب بھائیوں کیلئے پارچات لائیں

ربوہ میں بعض غریب اور بیوہ عورتیں رہتی ہیں۔ اور بعض یتیم بچے تعلیم پاتے ہیں نیز بعض ایسے نوبار ہیں جو باوجود محنت مزدوری ۔۔۔۔ کرنے کے اس قدر گنجائش نہیں پاتے کہ موسم سرما میں سردی سے بچاؤ کی صورت کر سکیں۔ میں صاحب استطاعت اور مخیر حضرات سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے غریب بھائیوں اور یتیم بچوں اور بیوہ عورتوں کے لئے نئے یا مستعمل پارچات فوراً بھجوا دیں۔ یا بموقعہ جلسہ سالانہ پر ساتھ لائیں۔ اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں دے کر رسید حاصل کریں۔ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

احباب محتاط رہیں!

جرمنی کا رہنے والا ایک شخص Sigford Omer Hablitzel جو آج کل پاکستان آیا ہوا ہے۔ کئی احمدی دوستوں کے پاس جا کر اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتا ہے حالانکہ نہ اُس نے اسلام کو قبول کیا ہے۔ اور نہ ہی اسلام کی تعلیم سے اُسے کچھ واقفیت ہے ہیمبرگ مشن میں بھی وہ کبھی نہیں گیا۔ اور نہ ہمارے مبلغ کو کبھی ملا ہے۔ دوستوں کو دھوکہ دینے کے لئے اس نے ہمارے چند مبلغین کے نام یاد کر رکھے ہیں وہ احمدیہ جماعتوں سے قرضہ لیتا پھرتا ہے احباب اس کے بارے میں خاص احتیاط برتیں۔

(نائب وکیل التبشیر)

دسمبر ۱۹۵۳ء میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

براہ کرم قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ بعض احباب کا خیال ہوتا ہے۔ کہ جلسہ کے موقعہ پر قیمت جمع کرا دیں گے۔ لیکن عموماً یہ ہوتا ہے۔ کہ جلسہ کے دنوں میں بعض احباب کو جلسہ میں فرصت تک نہیں ملتی۔ اور قیمت اخبار موقعہ پر ادا نہیں ہوتی اس صورت میں تاکیداً عرض ہے۔ کہ قیمت جلسہ سالانہ سے قبل ہی ارسال کرنے کی سعی فرمائیں لہٰذا احباب سے التماس ہے۔ کہ قیمت اخبار جلسہ سالانہ سے قبل ہی بذریعہ منی آرڈر بھجوا کر دعا اور شکریہ کا موقعہ دیں۔ ممنون ہوں گا۔

(منیجر المصلح)

۱۵۷۳۲ منشی محمد خلیل الرحمٰن صاحب ۸ دسمبر
۱۵۸۳۰ چوہدری عبد الغنی صاحب ۳۱ "
۱۵۹۲۳ مولوی محمد عرفان خان صاحب ۳۱ "
۱۵۹۸۰ چوہدری محمد شریف صاحب ۳۱ "
۱۶۱۵۱ مستری غلام محمد صاحب ۳۱ "
۱۶۲۷۳ شیخ اسلام باری صاحب ۱۴ "
۱۶۳۷۱ میاں احمد خان صاحب ۱۹ "
۱۶۶۵۱ رانا [illegible] خان صاحب ۳۱ "
۱۶۷۷۱ میاں شفیق الرحمٰن صاحب ۱۴ "
۱۶۸۹۷ بیگم سید نصیر شاہ صاحب ۳۱ "
۱۶۹۳۵ چوہدری محمد صدیق صاحب ۱۹ "
۱۶۹۵۹ چوہدری سردار خان صاحب ۳۱ "
۱۶۹۹۶ مولوی فضل دین صاحب ۳۱ "
۱۷۴۱۳ ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب ۳۱ "
۱۷۴۵۳ ایم اے خورشید " "
۱۷۸۸۶ چوہدری غلام حیدر صاحب ۸ "
۱۷۸۸۸ میاں جمال الدین صاحب ۳۱ "
۱۷۹۴۷ سید زمان علی شاہ صاحب " "
۱۸۰۲۳ کیپٹن ایس بی ملک صاحب " "
۱۸۰۸۱ میاں عبد الغفار خان صاحب " "
۲۷۵ حاجی غلام احمد خان صاحب ۱۵ "
۷۰۴ چوہدری محمد سلطان اکبر صاحب ۳۱ "
۶۱۶ چوہدری غلام سرور خان صاحب ۳۱ "
۱۸۹۸ ملک سراج الدین صاحب ۲۲ "
۲۵۵۶ ایم محمد یوسف صاحب ۲۴ "
۲۷۱۸ دلاور خان صاحب (خان بہادر) ۳۱ "
۱۶۴۳ خان صاحب مبارک علی صاحب بوگرہ ۶ "
۵۳۰۴ چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب ۳۱ "
۷۴۴۰ چوہدری سردار خان صاحب ۳۱ "
۸۳۱۹ خواجہ محمد شفیع صاحب " "
۹۶۰۱ شیخ اقبال الدین صاحب " "
۹۷۹۲ شیخ اعجاز احمد صاحب " "
۷۴۹۹ شیخ مولا بخش صاحب " "
۱۰۴۱۰ چوہدری فضل الٰہی صاحب " "
۱۱۸۳ ڈاکٹر عبد الحمید صاحب " "
۱۳۴۰۶ چوہدری قادر علی صاحب ۹ "
۱۵۵۲۵ عزیز حسین صاحب ۴ "
۱۵۶۸۳ چوہدری باغ الدین صاحب ۳۱ "
۱۵۷۲۲ ڈاکٹر عبد المجید خان صاحب " "
۱۵۷۲۹ مولوی عبد العزیز صاحب " "
۲۳۵۶۵ چوہدری غلام رسول صاحب " "

۲۷۵۴ چوہدری نذیر احمد صاحب ۳۱ دسمبر
۲۰۷۵۰ " غلام احمد خان صاحب " "
۲۰۷۵۹ میاں فضل کریم عبد الرحیم صاحبان " "
۲۰۸۲۹ ملک شیر بہادر خان صاحب " "
۲۰۹۹۰ شیخ احمد علی صاحب ۱۱ "
۲۰۹۷۵ مولوی محمد ابراہیم صاحب ۲۰ "
۲۱۰۲۵ ماسٹر برکت علی صاحب ۳۱ "
۲۱۰۵۰ چوہدری غلام احمد صاحب لبرا ۲ "
۲۱۰۲۴ جمعدار محمد نصیب صاحب عارف ۳۱ "
۲۱۴۰۰ مولوی عبد القادر صاحب ۳۱ "
۲۱۴۹۲ حکیم فتح محمد صاحب ڈگری ۳۱ "
۲۱۵۴۷ میاں شمس الدین صاحب " "
۲۱۵۶۱ ڈاکٹر چوہدری محمد عبد اللہ حارث صاحب " "
۲۱۵۹۹ ڈاکٹر ایس ایم عبد اللہ صاحب " "
۲۱۶۱۱ شیخ محمد بشیر صاحب آزاد " "
۲۱۶۷۷ چوہدری عبد الحی صاحب " "
۲۱۸۱۵ " شہاب الدین صاحب " "
۲۱۸۶۹ " عنایت اللہ صاحب ۴ "
۲۱۹۹۳ " محمد ابراہیم صاحب ۲۵ "
۲۲۰۳۵ راجہ خان بہادر صاحب ۳۱ "
۱۸۲۰۵ چوہدری محمود احمد صاحب ۷ "
۱۸۲۴۳ میاں عبد الحق صاحب ۱۹ "
۱۸۳۵۴ محمد علی صاحب ۳۱ "
۱۸۳۹۰ ملک غلام محمد صاحب " "
۱۸۵۰۰ صوفی اقبال احمد صاحب " "
۱۸۷۵۰ میاں عبد المجید صاحب " "
۱۸۹۵۱ میر محمد عالم صاحب " "
۱۹۶۲۳ مسجد احمدیہ گوگیرہ " "
۱۹۹۷۱ چوہدری غلام حیدر صاحب " "
۲۰۱۴۷ " عبد اللہ خان صاحب " "
۲۰۲۵۲ ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب " "
۲۰۳۰۱ ماسٹر غلام محمد خان صاحب " "
۲۰۳۳۵ شیخ محمد دین صاحب " "
۲۰۴۱۳ کرنل نور دین صاحب ۱۵ "
۲۰۴۲۷ سردار بشیر احمد صاحب ۳۱ "
۲۰۴۶۶ حکیم محمد افضل صاحب " "
۲۰۴۷۹ ہیڈ ماسٹر صاحب گھٹیالیاں ۱۴ "
۲۰۵۳۱ چوہدری فضل احمد صاحب ۳۱ "
۲۰۵۴۰ مرزا عبد الرؤف صاحب "
۲۰۷۱۵ محمد شریف صاحب محمد لطیف صاحبان ۳۱ "
۲۳۵۷۳ جمعدار غلام حسین صاحب " "

۲۳۷۱۸ چوہدری الٰہی بخش صاحب ۲۲ دسمبر
۲۲۰۵۱ حافظ احمد دین صاحب " "
۲۳۷۸۱ مرزا محمد شریف صاحب ۳۱ "
۲۳۷۸۷ ذکی جنرل سٹور ۱۸ "
۲۳۷۸۸ چوہدری عبد السمیع صاحب " "
۲۳۷۹۲ تحریک جدید کنری " "
۲۳۸۲۱ چوہدری شاہ محمد صاحب ۹ "
۲۳۸۲۵ چوہدری محمد حسین صاحب ۱۶ "
۲۳۸۷ اللہ دتا صاحب " "
۲۳۸۳۰ شیخ عظیم الدین صاحب ۱۸ "
۲۳۸۴۰ محمد یوسف صاحب ۳۱ "
۲۳۹۵۶ چوہدری حسام الدین صاحب ۱۰ "
۲۴۰۴۶ کے اے عزیز صاحب ۳۱ "
۲۴۰۶۴ نواب اکبر یار جنگ بہادر ۶ "
۲۴۰۷۳ چوہدری عبد العزیز صاحب ۸ "
۲۴۰۸۹ محمد صدیق صاحب ۱۹ "
۲۴۰۹۸ قاضی محمد رشید الدین صاحب ۳۱ "
۲۲۰۳۸ چوہدری مبارک علی صاحب " "
۲۲۰۹۵ " محمد عبد اللہ صاحب " "
۲۳۰۲۴ ملک ظہور الدین صاحب " "
۲۳۱۳۰ چوہدری حیات محمد صاحب " "
۲۳۰۴۷ کیپٹن محمد عبد اللہ صاحب باجوہ " "
۲۳۱۱۲ مرزا رحیم بخش صاحب " "
۲۳۳۵۴ چوہدری بشیر احمد صاحب ۲۴ "
۲۳۳۷۱ " عبد الرحمٰن صاحب بلتی ۳۱ "
۲۳۴۰۰ کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب " "
۲۲۲۱۷ ڈاکٹر مظفر حسن صاحب " "
۲۴۴۲۳ کیپٹن ڈاکٹر علی الرحمٰن صاحب " "
۱۳۴۶۹ سید احمد صاحب دکین ۲۳ "
۲۳۵۱۱ حمید شوز ایجنسی ۱۵ "
۲۲۵۲۱ شیخ فیروز دین صاحب ۳۱ "
۲۳۵۲۳ میاں عبد الوحید خان صاحب " "
۲۳۵۲۹ چوہدری عبد العزیز صاحب " "
۲۳۵۴۰ میاں نواب الدین صاحب " "
۲۳۵۴۹ چوہدری محمد انور صاحب " "
۲۳۵۵۱ مولوی محمد مبارک صاحب " "
۲۳۵۵۴ چوہدری مصطفیٰ خان صاحب " "
۲۴۲۶۹ قاضی محمد ابراہیم صاحب " "
۲۴۳۰۶ ملک شیر محمد خان صاحب " "
۲۴۳۱۵ مولوی عبد السلام صاحب ۸ "
۲۴۳۲۱ چوہدری محمد خان صاحب ۳۱ "
۲۴۳۲۲ بابو عبد الرزاق صاحب ۲۰ "
۲۴۳۴۴ مستری فیض بخش صاحب ۱۰ "
۲۴۳۶۶ محمد عبد القیوم صاحب ۹ "
۲۴۴۲۰ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ۳ "
۲۴۴۳۱ سلیم احمد صاحب ۱۹ "
۲۴۴۳۶ غلام محمد صاحب ۹ "
۲۴۴۴۴ راجہ نواب علی صاحب ۱۴ "
۲۴۴۵۵ ملک غلام حسین صاحب ۱۸ "
۲۴۴۶۲ فیروز دین صاحب ۱۱ "
۲۴۴۶۵ چوہدری محمد دین صاحب ۳۱ "
۲۴۴۷۹ مولوی محمد عبد اللہ صاحب ۳۱ "
۲۴۴۰۳ میر منیر احمد صاحب " "

۲۲۵۸۸ چوہدری محب دین صاحب ۳۱ دسمبر
۲۲۵۹۴ بابو غلام رسول صاحب ۱۴ "
۲۴۶۶۶ ماسٹر احمد دین صاحب ۵ "
۲۴۸۱۶ چوہدری محمد صادق صاحب ۳۱ "
۲۴۱۰۳ نواب زادہ محمد امین خان صاحب " "
۲۴۱۱۳ چوہدری علم الدین صاحب " "
۲۴۱۱۴ " طالب دین صاحب " "
۲۴۱۲۶ حیدر علی صاحب " "
۲۴۱۳۰ صوبیدار اللہ دتا صاحب " "
۲۴۱۳۵ ماسٹر نواب دین صاحب " "
۲۴۱۳۶ سردار فیض اللہ خان صاحب " "
۲۴۱۳۷ منشی عبد العزیز صاحب " "
۲۴۱۳۹ چوہدری علم الدین صاحب " "
۲۴۱۴۰ حاجی قمر الدین صاحب " "
۲۴۱۴۷ چوہدری محمد دین صاحب " "
۲۴۱۵۳ " نذیر احمد صاحب " "
۲۴۱۵۷ انجمن تنظیم " "
۲۴۱۶۷ میاں محمد اکمل صاحب ۱۴ "
۲۴۲۰۹ چوہدری حبیب اللہ صاحب ۲۰ "
۲۴۲۵۴ شیخ عطاء اللہ صاحب حکیم اللہ صاحب ۱۲ "
۲۴۲۵۷ چوہدری شفیع اللہ ۲۳ "
۲۴۲۶۳ میاں نذیر احمد صاحب ۲۵ "
۲۴۹۱۴ چوہدری غلام محی الدین صاحب ۳۱ "
۲۴۹۱۵ مولوی نور دین صاحب " "
۲۴۹۲۱ بابو محمد یعقوب صاحب " "
۲۴۹۲۳ میاں محمد یار صاحب " "
۲۴۹۲۴ چوہدری نذیر احمد صاحب " "
۲۴۹۲۷ چوہدری محمد فیروز صاحب " "
۲۴۹۲۸ " علاؤ الدین صاحب " "
۲۴۹۳۱ " نور محمد صاحب " "
۲۵۰۱۲ " عبد الوحید خان صاحب ۱۵ "
۲۵۰۱۷ " جان محمد صاحب ۱۰ "
۲۵۰۹ " غلام احمد صاحب ۱۹ "
۲۵۰۵۵ " محمد شریف صاحب ۱۶ "
۲۵۱۰۳ " نذیر حسین صاحب ۳۱ "
۲۵۱۰۴ مستری محمد غنی صاحب ۲۰ "
۲۵۱۱۵ حوالدار کلرک محمد اسمٰعیل صاحب ۱۱ "
۲۵۱۱۷ حکیم محمد لطیف صاحب " "
۲۵۱۲۷ میجر غلام محمد صاحب اقبال ۳۱ "
۲۵۱۳۷ ماسٹر رشید احمد صاحب ۳ "
۲۵۱۵۱ ایم اے خورشید صاحب ۳۱ "
۲۵۱۵۴ چوہدری محمد دین صاحب ۲۱ "
۲۵۱۶۰ ڈاکٹر عبد الصمد صاحب ۱۶ "
۲۵۱۶۱ چوہدری نذر الاسلام صاحب " "
۲۴۸۳۴ ماسٹر برکت علی صاحب ۲۱ "
۲۴۸۴۲ مستری احمد بخش صاحب " "
۲۴۸۵۶ لطیف نگر ۵ "
۲۴۸۵۸ چوہدری نبی احمد صاحب " "
۲۴۸۶۰ محمد شمس الدین صاحب ۲۱ "
۲۴۸۷۱ جماعت احمدیہ کوٹ مولا بخش ۹ "
۲۴۸۷۵ مسجد احمدیہ ترکھا ۱۶ "
۲۴۸۸۴ ایم اے رشید صاحب ۲۰ "
۲۴۸۹۰ راجہ صفدر علی صاحب ۱۶ "

پنجاب کی سیاست سے ہرگز علیحدہ نہیں ہوں گا۔ بنگلہ کو سرکاری زبان بنانے کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا

ملک فیروز خان نون کی پریس کانفرنس

لاہور ۱۷ نومبر۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون نے یہاں ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے یہ انکشاف کیا کہ وہ سابقہ وزارت کے ایک رکن چوہدری محمد حسین چٹھہ نے ان کے خلاف عدم اعتماد کی ایک تجویز پیش کر دی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر کی حیثیت سے ہمیں ان پر اعتماد نہیں رہا۔ ملک فیروز خان نون نے اس یقین کا اظہار کیا کہ ان کی یہ تجویز اکثریت سے نامنظور ہو جائے گی۔ ملک صاحب نے اعلان کیا کہ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا جلسہ ۲۶ نومبر کی بجائے ۲۹ نومبر کو ہوگا۔ اور اسمبلی کا جلسہ ۳۰ نومبر کو شروع ہوگا۔ آپ نے کہا میں اس بات کی پوری کوشش کروں گا کہ میرے خلاف عدم اعتماد کی تجویز زیر غور آ جائے۔ ملک نون نے اپنی کراچی کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے دستور یہ کے ہندو ممبران کے واک آوٹ کی مذمت کی اور کہا کہ یہ ہو سکتا ہے کہ دستور میں ایک الیسی دفعہ شامل کر دی جائے جس کے ذریعہ ہندوؤں کے پرسنل لاء کا اطلاق نہیں ہوگا۔ ملک صاحب نے بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر نور الامین کے حالیہ بیان کے سلسلہ میں کہا کہ بنگلہ کو سرکاری زبان بنانے کے سلسلہ میں ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ملک فیروز خان نون کے خلاف جو تحریک عدم اعتماد پیش کی گئی ہے اس پر پنجاب اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی ۲۱ نومبر کو غور کرے گی۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ چونکہ بعض ممبران نے چوہدری محمد حسین چٹھہ کی گرفتاری اور چوہدری عزیز دین حیثیت پارلیمنٹری سیکرٹری کی برطرفی کے متعلق ریزولیوشن پیش کرنے کی اطلاع دی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ گذشتہ وزارت نے قاضی مرید حسین اور مولوی ذاکر حسین جیسے لیگیوں کو سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کیا تھا۔ اس وقت کسی نے کوئی ریزولیوشن پیش نہیں کیا۔ ملک نون نے انکشاف کیا کہ سابقہ وزارت نے پنجاب کے حالیہ فسادات کے سلسلے میں تقریباً دس ہزار افراد کو گرفتار کیا۔ جیلوں میں صرف ۵۰۰ قیدی رہ گئے ہیں جن میں سے کچھ کو عنقریب رہا کر دیا جائے گا۔ اپنے خلاف تحریک عدم اعتماد کے سلسلہ میں وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ اس کا مقصد منصب کی برقراری ہے۔ کسی قومی مسئلہ پر دیانتدارانہ اختلاف پر اس کی بنیاد نہیں ہے۔ ملک نون نے کہا کہ پریس میں میرے خلاف یہ پروپیگنڈا ہو رہا ہے کہ میں پنجاب کی سیاست سے علیحدگی اختیار کروں گا۔ یہ غلط ہے۔ میں تو اب اس سلسلے میں جم گیا ہوں۔ اور صوبائی سیاست سے الگ نہیں ہوں گا۔ میں اپنی مرضی سے یا سابق وزیر اعظم پاکستان کے کہنے سے پنجاب مسلم لیگ پارلیمنٹری کی قیادت کے لئے نہیں آیا ہوں بلکہ پارٹی کے متفقہ ووٹ اور درخواست پر یہاں آیا ہوں۔ مجھے افسوس نہیں ہے کہ میں نے مشرقی بنگال کی گورنری سے استعفیٰ دے دیا۔ میں پنجاب میں رہ کر ہر لحظہ اپنے آپ کو مصروف رکھوں گا۔ نئے آئین کے تحت پنجاب میں عام انتخابات گورنر جنرل کی ذمہ داری پر ہوں گے۔ صوبائی یا مرکزی حکومت اس کی ذمہ دار نہ ہوگی۔ شاید ہائیکورٹ کا کوئی جج گورنر جنرل کی طرف سے الیکشن کمشنر مقرر کیا جائے گا۔ اس طرح ملک میں غیر جانبدارانہ انتخابات ہو سکتے ہیں۔ جب ملک نون سے اس پر رائے پوچھی گئی کہ مرکزی اسمبلی کو آئین میں تبدیلی کے اختیارات دیئے جا سکتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ آئین میں ترمیم کے لئے آسانی پیدا کرنی چاہیئے۔

پاکستان کی سرکاری زبان کے سوال پر ملک فیروز خان نون نے کہا کہ ملک میں دو سرکاری زبانیں نہیں ہو سکتیں۔ مرکزی اسمبلی میں تقریر کرنے میں اردو، انگریزی وغیرہ کو ہی جو فاتر ملانوں یعنی تحریر کے لئے صرف ایک ہی زبان ہونی چاہیئے۔ ملک نون نے کہا کہ انگریزی کا بھی پندرہ یا ۲۰ سال تک دور رہے گی۔ بہرحال بنگلہ زبان کا مطالبہ نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ پاکستان کی نصف سے آبادی سے انصاف ضرور کرنا چاہیئے۔ میں دو رسم الخط کو مناسب نہیں سمجھتا۔ ساری اردو اور بنگلہ کے لئے عربی رسم الخط مقرر کیا جائے۔ تو بیس سال کے عرصہ میں قوم کی زبان ایک ہو جائے گی۔ ملک نون نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اسمبلی سے ہندو ممبران واک آوٹ کر گئے۔ ہندوؤں کو جو اندیشہ ہے بے بنیاد ہے۔ ان کے ساتھ ضرور انصاف کیا جائے گا۔ ہندوؤں کا بڑا مطالبہ مخلوط انتخاب ہے جو بنگال کے لیڈروں نے جب اس سلسلہ میں بل پیش ہوگا تو ہندوؤں کو اس میں جواب دینا پڑے گا۔ اسمبلی میں انتخابات کے سلسلے میں اختلاف ہے اور مشترکہ متفقہ طور پر کوئی طریقہ نہیں ہو سکا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں کہ کیا پنجاب کابینہ میں خان ممدوٹ کے مسلم لیگ میں واپس آجانے پر کوئی توسیع ہوگی۔ ملک نون نے کہا کہ نہیں مجھے معلوم نہیں۔ اس سلسلہ میں تمام پروپیگنڈا جھوٹا ہے۔ بہرحال میں مسٹر افتخار حسین خان کو کابینہ میں شامل کر کے خوش ہوں گا۔ مگر انہوں نے خود اس تجویز پر کوئی غور نہیں کیا ہے۔ آپ نے ایک سوال پر کہ پنجاب میں کئی مقامات میں دفعہ ۱۴۴ ابھی تک کیوں نافذ ہے کہا کہ میں احتیاط کے لئے غلطی کو بھی ترجیح دوں گا۔ ابھی تک صوبہ میں امن شکن عناصر موجود ہیں۔ حالیہ فسادات کے متعلق پریس کے مسودات پر سنسر کے سلسلے میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ موجودہ تحقیقات فسادات کے بعد یہ پابندی ختم کر دی جائے گی۔ آپ نے کہا کہ صرف ایک ترقی کا منصوبہ فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے رک گیا ہے۔ باقی ترقیاتی منصوبے زیر تکمیل ہیں۔ صوبہ کی تمام ترقیاتی اسکیموں کے لئے حکومت پاکستان فنڈ مہیا کرنے کے سلسلے میں تیزی سے قدم اٹھا رہی ہے۔ ملک فیروز خان نون کی اس پریس کانفرنس میں پنجاب کے وزیر تعلیم و اطلاعات چوہدری علی اکبر خان اور بیگم جی اے خان۔ پارلیمنٹری سیکرٹری برائے وزیر تعلیم بھی موجود تھے۔

بدایونی صاحب کی درخواست ضمانت بیجا

کراچی ۱۷ نومبر۔ آج سندھ چیف کورٹ میں جمعیت علماء پاکستان کے صدر سید الحامد بدایونی کی طرف سے ایک درخواست ضمانت بے جا پیش کی گئی۔ آپ سنہ ۱۹۵۳ء میں تحریک تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں سیکورٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کئے گئے تھے۔ آپ آج کل کراچی سنٹرل جیل میں نظر بند ہیں۔

مسٹر جگن بھارت جائیں گے

لندن ۱۷ نومبر۔ مسٹر ٹاو بی آنا کے بر طرف شدہ وزیر اعظم مسٹر ڈی جگن نے کہا ہے کہ وہ عمر کے دوز بھارت روانہ ہو جائیں گے۔ آپ نے خیال ظاہر کیا کہ وہ پنڈت نہرو سے ملاقات کرنے کے علاوہ بہت سی سیاسی جماعتوں سے خطاب بھی کریں گے۔

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی کاروائی

خواجہ نذیر احمد کا بیان!

لاہور ۱۷ نومبر: پنجاب کے ہنگاموں کی تحقیقاتی عدالت کے سامنے بیان دیتے ہوئے سول ملٹری گزٹ لاہور کے ڈائریکٹروں کے صدر خواجہ نذیر احمد نے کہا کہ احمدیوں کے خلاف جاری شدہ تحریک کی پشت پر مرکزی حکومت کے ایک دو وزیروں یعنی سردار عبد الرب نشتر [illegible] سابق وزیر تجارت مسٹر فضل الرحمن کا ہاتھ تھا۔ گواہ نے بتایا کہ دونوں نائب وزیر اعظم بننا چاہتے تھے اور چوہدری ظفر اللہ خان کے خلاف تھے۔

صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے وکیل مسٹر بشیر احمد کی جرح کے جواب میں گواہ نے مزید بتایا کہ اس تحریک کے دوران چوہدری ظفر اللہ خان نے دو مرتبہ وزیر اعظم سے کہا تھا کہ اگر وہ پاکستان کے لئے بوجھ سمجھے جاتے ہیں تو وہ خود مستعفی ہو جائیں گے لیکن اس کے برخلاف چوہدری ظفر اللہ خان کا مرکزی کابینہ میں رہنا پاکستان کے لئے مفید سمجھا گیا۔ بہر حال یہ فیصلہ کرنا وزیر اعظم کا کام تھا کہ چوہدری ظفر اللہ خان وزارت میں موجود رہیں یا نہیں۔ ان اطلاعات کے ذریعہ سے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے گواہ نے کہا کہ خود چوہدری ظفر اللہ خان نے مجھے یہ بتایا تھا کہ میں نے اس سلسلے میں وزیر اعظم سے بھی بات چیت کی تھی جنہوں نے کہا تھا کہ پاکستان کا مفاد اسی میں ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خان وزارت میں شامل رہیں۔ سو میں ان سے مستعفی ہونے کا مطالبہ نہیں کرنا چاہتا۔ گواہ نے مزید کہا کہ پنجاب میں میاں ممتاز دولتانہ، سردار عبد الرب نشتر سے [illegible] کر دیتے تھے۔ جماعت اسلامی کے وکیل چوہدری نذیر احمد کی جرح کا جواب دیتے ہوئے گواہ نے مزید کہا کہ میرے پاس یہ یقین کرنے کی وجوہ موجود ہیں کہ امریکیوں کی طرف سے مولانا مودودی کو مالی امداد ملتی رہی ہے۔ آپ یہ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ کسی اخبار کے دفتر میں کس طرح خبریں پہنچتی ہیں۔ گواہ سے دریافت کیا گیا کہ مولانا مودودی سے اس نے جو یہ کہا تھا کہ ان کی تصنیف قادیانی مسئلہ کو پاکستان کے صرف چند لوگ لیکن امریکہ کے بہت سے لوگ پڑھیں گے، اس سے اس کی مراد کیا تھی؟

گواہ نے عدالت کو بتایا کہ ایک مرتبہ میں ایک وفد کے ساتھ گورنر پنجاب مسٹر چندریگر سے ملنے گیا جس کے ایک ممبر پروفیسر عنایت اللہ نے گورنر سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو علم ہے کہ جماعت اسلامی کی سرگرمیوں کے لئے روپیہ کہاں سے آتا ہے؟ گورنر کا جواب سننے سے پہلے میں نے کہا کہ مولانا مودودی کو بعض امریکی مالی مدد دے رہے ہیں۔ اس کے جواب میں گورنر نے کہا کہ "اب نہیں"۔ گواہ نے مزید کہا کہ ایک موقعہ پر جب میں نے مولانا مودودی سے کہا کہ احمدی مسئلہ صرف امریکن پڑھیں گے تو وہ خاموش ہو گئے۔ عدالت نے پوچھا کہ وہ امریکی ذرائع کون سے ہیں جو مولانا مودودی کو مالی امداد دیتے ہیں۔ تو گواہ نے جواب دیا کہ مجھے اس سوال کے جواب سے معاف رکھا جائے کیونکہ اس سے بین الاقوامی پیچیدگیاں پیدا ہونے کا امکان ہے۔ مسٹر مرتضیٰ احمد میکش نے عدالت کی اجازت سے گواہ سے دریافت کیا کہ آپ نے اپنے سابقہ بیان میں مشکوٰۃ شریف کے حوالہ سے کہا تھا کہ رسول اللہ کی امت کے علماء بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی مانند ہوں گے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ مشکوٰۃ شریف میں کس حدیث میں کہا گیا ہے؟ گواہ نے جواب میں کہا کہ مجھے یہ معلوم کرنے کے لئے مشکوٰۃ شریف کا مطالعہ کرنا پڑے گا۔ گواہ نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ لاہوری احمدیوں اور قادیانی احمدیوں کے درمیان اختلافات بنیادی اہمیت کے نہیں ہیں۔ دریافت کیا گیا کہ آپ جس شخص کے متعلق یہ سمجھتے ہیں کہ اسے آپ کے پاس مولانا مودودی نے بھیجا تھا، اس کی حیثیت کیا تھی؟ گواہ نے کہا کہ میرا رشتہ دار تھا۔ عدالت کے دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ وہ حکومت پاکستان کے ڈپٹی ایڈیٹر جنرل مسٹر صوفی تھے۔ مسٹر صوفی نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ انہیں مولانا مودودی نے بھیجا ہے۔ مسٹر صوفی اگرچہ جماعت اسلامی کے ممبر نہ تھے۔ لیکن اس سے ہمدردی رکھتے تھے۔ میں نے ان سے براہ راست یہ نہیں پوچھا کہ کیا آپ کو مولانا مودودی نے میرے پاس بھیجا ہے۔

سوال:۔ آپ کے پیغام میں مولانا مودودی کے پیغام میں جو دھمکی دی گئی تھی کیا آپ نے اسے سنجیدگی سے لیا تھا؟

جواب:۔ یقیناً۔ سوال:۔ کیا آپ کا یہ خیال تھا کہ مسٹر صوفی آپ کو محض ذاتی مشورہ دے رہے ہیں؟ جواب:۔ نہیں میں نے یہ سمجھا کہ انہیں مولانا مودودی نے میرے پاس پیغام دے کر بھیجا ہے۔

ڈپٹی کمشنر کو لائل پور کا ناظم بلدیہ مقرر کر دیا گیا

لائل پور ۱۷ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے لائل پور کے ڈپٹی کمشنر جناب خان احمد خان ترین کو لائل پور میونسپلٹی کا ایڈمنسٹریٹر (ناظم بلدیہ) مقرر کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ترین صاحب نے کام شروع کر دیا ہے۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ ترین صاحب ایک کامیاب ایڈمنسٹریٹر ثابت ہوں گے۔

لاہور ۱۷ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ نون وزارت ۲۶ نومبر کو پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے اجلاس میں زرعی اصلاحات کا سارا مسئلہ پیش کر رہی ہے۔ صوبائی وزارت گذشتہ ایک سال کے تجربہ کی روشنی میں زرعی اصلاحات میں مزید ترامیم کے لئے مسلم لیگ پارٹی سے "اختیار" حاصل کرے گی۔ اگر مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے زرعی اصلاحات میں ترامیم کی اجازت دے دی۔ تو صوبائی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں زرعی اصلاحات میں ترمیم کے لئے ایک بل پیش کر دیا جائے گا۔

مشرقی پنجاب میں کمیونسٹ سازش صدر بھارت کو دھمکی آمیز خطوط

ریلوں کو تباہ کرنے لاکھوں جانیں ضائع کرنے کا منصوبہ پیام رسانی کیلئے کبوتروں کا استعمال

جالندھر ۱۷ نومبر: مشرقی پنجاب میں پولیس نے ایک خوفناک سازش کا سراغ لگایا ہے جس کا مقصد ملک بھر میں وسیع پیمانے پر توڑ پھوڑ اور تخریبی سرگرمیاں کرنا تھا۔ اس گروہ کے ممبر صدر جمہوریہ بھارت کو دھمکی آمیز خطوط لکھ چکے تھے۔ اور ان سے لاکھوں روپے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ مشرقی پنجاب میں ریلوے لائن پر تخریبی کاروائی کے تین واقعات انہیں دھمکیوں کا نتیجہ تھے۔ یہ لوگ باہمی خط و کتابت کے لئے پیغام رساں کبوتر استعمال کرتے تھے۔ ہوشیار پور، پھگواڑہ، جالندھر، پھلور اور ڈھلواں کے درمیان اڑا کرتے تھے۔ اب تک نصف درجن اشخاص گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ بہت سے خطوط اور کبوتر پولیس کے قبضے میں ہیں۔ یہ سب لوگ کمیونسٹ ہیں۔ پرسوں جالندھر کے نواح میں پولیس نے کچھ سفید کبوتر پکڑے تھے جن کے گلے میں ٹائپ شدہ کاغذ بندھے تھے۔ مگر بھیجنے والے کا نام نہ تھا۔ ۱۹ مئی ۱۹۵۳ء کو ایک ریلوے حادثہ ہوتے ہوتے رہ گیا تھا کیونکہ کسی نے ریلوے لائن اکھاڑ دی تھی۔ حادثہ کے فوراً بعد اس گروہ نے صدر جمہوریہ بھارت کے نام ایک گمنام خط لکھا جس میں بھاری رقم مانگی گئی تھی۔

سویڈن کی جانب سے پاکستان کا شکریہ

کراچی ۱۷ نومبر: ہز ایکسیلنسی میاں عبد الرشید قائم مقام گورنر جنرل پاکستان کو ہز میجسٹی شاہ سویڈن کی جانب سے مندرجہ ذیل جواب موصول ہوا ہے۔ "میری سالگرہ کے موقعہ پر آپ نے جو مخلصانہ پیغام تہنیت ارسال کیا ہے۔ اس کے لئے میں یور ایکسیلنسی نیز پاکستان کی حکومت اور باشندوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور باشندگان پاکستان کی بہبودی کا آرزومند ہوں"۔

افغان حکمرانوں نے پاکستان کے خلاف پھر مہم شروع کر دی!

کوئٹہ ۱۷ نومبر: یہاں تازہ آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ افغانستان کے حکمرانوں نے پاکستان کے خلاف تازہ مہم شروع کر دی ہے۔ پختونوں اور پاکستانی فوجی دستوں کے فرضی تصادموں کی داستان کابل ریڈیو سنا رہا ہے۔ گذشتہ کی طرح نئی حکومت کابل بھی غیر جمہوری حکومت ہے۔ جو تعلیم یافتہ نوجوان افغانستان میں جمہوری حکومت کے قیام کا مطالبہ کرتے ہیں ان کے خلاف سخت انتقامی کاروائی کی جاتی ہے۔ حکمران ٹولی افغانستان کو پولیس سٹیٹ بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اور ہر مخالف کو راستے سے ہٹا رہی ہے۔ واشنگٹن میں افغانستان کے پریس اتاشی نے اپنے عہدے سے مستعفی ہوتے وقت حال ہی میں افغانستان کے حکمرانوں کے ان مظالم کا تذکرہ کیا تھا۔ اور انہوں نے اپنے ملک میں ڈکٹیٹری کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے ملازمت سے استعفیٰ دے دیا۔

سندھ یونیورسٹی کے امتحان میں داخلہ کی تاریخ

حیدرآباد ۱۷ نومبر: ڈپٹی رجسٹرار سندھ یونیورسٹی نے کہا ہے کہ مختلف آرٹس اور علوم مشرقی کے امتحانات میں میٹرک کے علاوہ شمولیت کی آخری تاریخ ۲۶ نومبر سے بڑھا کر ۲ دسمبر تک کر دی گئی ہے۔

درخواست دعا: مکرم مسعود احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر المصلح کا چھوٹا بچہ عزیز نعمان احمد سلمہ چند دنوں سے علیل ہے۔ بہت زیادہ کمزور ہو گیا ہے۔ احباب اس کی جلد تر شفایابی اور کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

آزاد کشمیر کے صدر کراچی پہنچ گئے

کراچی ۲۰ نومبر: آزاد کشمیر کے صدر کرنل شیر احمد خان کل رات یہاں پہنچے۔ آپ کل وزیر امور کشمیر مسٹر شعیب قریشی سے ملاقات کریں گے۔

امریکہ پاکستان اور ترکی میں دفاعی معاہدہ

کراچی ۱۷ نومبر: سفارتی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ پاکستان امریکہ اور ترکی کے درمیان ایک دفاعی معاہدہ کے متعلق گفتگو ہو رہی ہے۔ اس معاہدے میں یونان کی شمولیت کا بھی امکان ہے۔

مسلم لیگ کو شکست دینے کیلئے متحدہ محاذ

ڈھاکہ ۱۷ نومبر: یہاں مختلف اضلاع سے آمدہ کرشک سرمک پارٹی کے نمائندوں نے آئندہ صوبائی اسمبلی کے انتخابات میں مسلم لیگ کو شکست دینے کے لئے مشترکہ بنیادی اصولوں کے تحت ایک متحدہ محاذ قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ اجلاس میں مسٹر اے کے فضل الحق اور مسٹر عبد اللطیف بسواس کو دوسری جماعتوں سے مذاکرات کرنے کے اختیارات بھی دیئے گئے ہیں۔

پاکستان بھارت ریلوے سٹور کی تقسیم

کراچی ۱۷ نومبر: پاکستان اور ہندوستان کے ریلوے سٹور کی تقسیم کے متعلق آج بھی مذاکرات جاری رہے۔ کمیٹی کا اجلاس آج صبح اور سہ پہر ہوا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ کمیٹی کے چیئرمین کی علالت کے باعث کل آئندہ اجلاس ہونے کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔

جرمنی میں ریلوے انجنوں کی تیاری

میونخ ۱۷ نومبر: بھارت نے مغربی جرمنی کو ۵۰ بھاپ سے چلنے والے اور ۳۰ ڈیزل ریلوے انجنوں کا آرڈر دیا ہے۔